# مونچھیں بالکل صاف کروانے کا کیا حکم ہے؟

**مجیب:** ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

**مصدق:** مفتی محمد قاسم عطاری

**فتوی نمبر:** 29

**تاریخ اجراء:** 29 شوال المکرم 1430ھ/19 اکتوبر 2009ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا بالکل مونچھیں صاف کرنا چاہیے؟ اگر کوئی مونچھیں بالکل صاف کرے تو اس پر کیا حکم ہے؟ حرام ہے یا مباح ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مونچھوں کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ بہار شریعت میں ہے: ”مونچھوں کو کم کرنا سنت ہے اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہو جائیں یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لٹکیں اور ایک روایت میں مونڈانا آیا ہے۔“ (بہار شریعت، حصہ 16، جلد 3، صفحہ 585، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ہندیہ میں ہے: ”ذکر الطحاوی فی شرح الآثار أن قص الشارب حسن، وتقصیرہ أن یؤخذ حتی ینقص من الإطار وھو الطرف الأعلی من الشفۃ العلیا قال والحلق سنۃ وھو أحسن من القص وھذا قول أبی حنیفۃ وصاحبیہ رحمھم اللہ“ ترجمہ: امام طحاوی نے شرح الآثار میں فرمایا کہ مونچھیں کاٹنا اچھا ہے اور اس کا کم کرنا اتنا ہے کہ اوپر والا ہونٹ واضح ہو جائے۔ فرمایا کہ مونڈنا سنت ہے اور یہ کاٹنے سے زیادہ اچھا ہے اور یہ قول امام ابو حنیفہ وصاحبین رحمہم اللہ کا ہے۔ (ہندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع، قص الشارب، جلد 5، صفحہ 358، مطبوعہ کوئٹہ)

بحر الرائق میں ہے: ”أن السنۃ قص الشارب لا حلقہ“ ترجمہ: سنت مونچھیں کتروانا ہے منڈوانا نہیں۔ (البحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، جلد 3، صفحہ 18، مطبوعہ کوئٹہ)

اصل بات یہ ہے کہ مونچھیں خوب پست کرنا سنت ہے، کاٹنا بھی درست ہے اور مونڈنا گناہ نہیں۔ حلق کے معنی مونڈنا ہیں، قص کے معنی کٹوانا، احفاء کے معنی خوب پست کرنا ہے۔ فتاوی ہندیہ میں شرح معانی الآثار کے حوالے سے جو جزئیہ نقل کیا گیا ہے اس میں لفظ ”حلق“ جبکہ اصل کتاب میں احفاء ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کی

روشنی میں یہی ثابت کیا ہے کہ مونچھیں خوب پست کرنا مستحب ہے۔ چنانچہ شرح معانی الآثار میں ہے: ”قال أبو جعفر فذهب قوم من أهل المدينة إلى هذه الآثار، واختاروا الهاقص الشارب على إحفائه وخالفهم فى ذلک آخرون فقالوا بل يستحب إحفاء الشوارب، نراه أفضل من قصها-- عن أبى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال ( أحفوا الشوارب، وأعفوا اللحى ). فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أمر بإحفاء الشوارب، فثبت بذلک الإحفاء على ماذكرنا، فى حديث ابن عمر. وفى حديث ابن عباس وأبى هريرة، ( جزوا الشوارب ) فذاک يحتمل أن يكون جزا، معه الإحفاء-- فإنا رأينا الحلق قد أمر به فى الإحرام، ورخص فى التقصير. فكان الحلق أفضل من التقصير، وكان التقصير، من شاء فعله، ومن شاء زاد عليه، إلا أنه يكون بزيادته عليه أعظم أجرا ممن قص. فالنظر على ذلک أن يكون كذلک حكم الشارب قصه حسن، وإحفاؤه أحسن وأفضل. وهذا مذهب أبى حنيفة، وأبى يوسف، ومحمد“ ترجمہ: امام جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کے ایک گروہ نے مونچھیں خوب پست کرنے سے کاٹنے کو افضل ٹھہرایا۔ دوسرے گروہ نے فرمایا کہ مونچھیں خوب پست کرنا کاٹنے سے افضل ہے ۔امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہم مونچھیں خوب پست کرنے کو کاٹنے سے افضل جانتے ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھی کو معافی دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں مونچھیں خوب پست کرنے کا حکم دیا تو خوب پست کرنے کا افضل ہونا اس حدیث سے ثابت ہوگیا۔ حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابوہریرہ کی جو حدیث ہے جس میں ہے مونچھیں کاٹو (جو کہ اہل مدینہ کے گروہ کا مذہب ہے) اس میں یہ احتمال ہے کہ اتنی کاٹو کہ پست ہو جائیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ احرام میں حلق کرنے کا حکم دیا گیا اور بال چھوٹے کرنے کی رخصت دی گئی حالانکہ حلق کرنا اس سے افضل تھا دیکھو یہی حکم مونچھوں کا ہے کہ کاٹنا اچھا ہے اور خوب پست کرنا زیادہ اچھا و افضل ہے اور یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف و امام محمد کا مذہب ہے۔ (شرح معانی الآثار، کتاب الکراھۃ، باب حلق الشارب، جلد2، صفحہ316، مطبوعہ لاھور)

امام طحاوی کے اس ارشاد سے واضح ہوا کہ مونچھیں خوب پست کرنا مستحب ہے۔ فتاوی ہندیہ میں جو حلق کا لفظ استعمال ہوا، اس کی یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ احفاء مونڈنے کے قریب ہوتا ہے، اس لئے وہاں لفظ حلق استعمال کیا گیا، جبکہ مونڈنے کو بعض علماء نے مکروہ کہا ہے۔ چنانچہ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”قال الطحاوی يستحب إحفاء الشوارب ونراه أفضل من قصها وفى شرح شرعة الإسلام قال الإمام الإحفاء قريب

من الحلق وأما الحلق فلم يرد بل كرهه بعض العلماء ورآه بدعة اه وفی الخانية وينبغی أن يأخذ من شاربه حتى يوازی الطرف الأعلى من الشفة العليا ويصير مثل الحاجب" ترجمہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مونچھوں کو خوب پست کرنا مستحب ہے اور ہمارے نزدیک کاٹنے سے یہ افضل ہے۔ شرعۃ الاسلام کی شرح میں ہے: امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احفاء مونڈنے کے قریب ہے اور بہر حال مونڈنا، تو اس کا رد نہیں کیا جائے گا، بلکہ بعض علماء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور اسے بدعت میں شمار کیا ہے۔ فتاویٰ خانیہ میں ہے: مناسب یہ ہے کہ اپنی مونچھوں کو کاٹے، یہاں تک کہ اوپر والے ہونٹ والی سائیڈ کے برابر ہو جائے اور ابرو کی طرح (باریک) ہو جائے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد1، صفحہ342، مطبوعہ مصر)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وفيه دليل لما قاله النووی من أن السنة فی امر الشارب أن لا يبالغ فی إحفائه بل يقتصر على ما تظهر به حمرة الشفة وطرفها وهو المراد بإحفاء الشوارب فی الأحاديث" ترجمہ: امام نووی کے قول کی اس حدیث میں دلیل ہے وہ فرماتے ہیں کہ مونچھیں پست کرنے میں سنت یہ ہے کہ بالکل ہی ان کا صفایانہ کیا جائے بلکہ اتنی پست ہوں کہ اوپر کے پورے ہونٹ کی سرخی نظر آئے، آحادیث میں جو مونچھیں پست کرنے کا حکم ہے ان سے یہی مراد ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ، کتاب الاطعمہ، جلد7، صفحہ2728، دار الفکر، بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net